7واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 13 مارچ 2014

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ آبپاشی

پیڈا ایکٹ 1997 کے مقاصد و دیگر تفصیلات

82*: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیڈا ایکٹ کیا ہے یہ کب سے نافذ العمل ہے، اس کے کیا مقاصد ہیں؟

(ب) پنجاب میں کن کن نہروں پر اس ایکٹ کے مطابق عمل ہو چکا ہے؟

(ج) کیا ان نہروں پر ٹیل والے علاقوں میں پانی کی فراہمی بہتر ہوئی ہے کہ نہیں، جہاں پر اس ایکٹ کے مطابق Supervisory Bodies بنادی گئی ہیں؟

(د) جن جن نہروں پر پیڈا ایکٹ کے تحت باڈیز بنادی گئی ہیں وہاں پر 2013-06-3 تک ان باڈیز کی تشکیل کے بعد پانی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں، نیز اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے ان نہروں کے علاقہ میں اتنی ہی مدت کے دوران جو مدت اس کے نفاذ سے متصل ہے، کتنے مقدمات پانی کی چوری کے درج ہوئے اور کتنی شکایات متعلقہ افسران کے پاس موصول ہوئیں؟

(تاریخ وصولی 4 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جون 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) صوبائی اسمبلی پنجاب نے 27 جون 1997ء کو پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی بل 1997ء پاس کیا جس کی توثیق جناب گورنر پنجاب نے 27 جون 1997ء کو فرمائی اور پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997ء میں جاری ہوا۔

حکومت پنجاب نے تقریباً صدی پرانے نہری نظام سے انتظامی امور اور طریقہ ہائے کو کسانوں کی شمولیت سے بہتر انتظامی کارکردگی، شفافیت اور کم لاگت، تعمیر و مرمت اور آپس کے پانی کی تقسیم کے مسائل کو اپنے طور پر حل کیلئے پیڈا ایکٹ منظور کیا۔ ایکٹ کے مطابق بالآخر محکمہ انہار پنجاب کلی طور پر پیڈا میں ضم ہو گا اور ایک خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سر انجام دے گا۔ پیڈا ایکٹ 1997ء موجودہ محکمہ آبپاشی میں بنیادی اصلاحات کا غماز ہے۔ ادارہ جاتی اصلاحات کے تحت کسان تنظیمیں (FOs) کسانوں کے آپس کے پانی تقسیم کے جھگڑے اور راجباہ لیول تک نہروں کی پانی کی تقسیم،

موگوں کی دیکھ بھال اور پٹریوں کی حفاظت اور مرمت اور آبیانہ کی تشخیص اور محاصل کی ریکوری کرتی ہیں۔

ایریا واٹر بورڈ: دس (10) کسان نمائندوں اور 9 غیر کسان ممبران پر مشتمل باڈی ہے۔ جس کے ذمہ کسان تنظیموں (FOs) کی کارکردگی میں مدد اور چیکنگ کرنا ہے اور نہری نظام کی اصلاح کیلئے تجاویز دینا ہے۔

پیڈا اتھارٹی: کم از کم چھ کسان ممبران اور 5 غیر کسان ممبران جس کے چیئرمین وزیر آبپاشی ہیں، پر مشتمل ایک خود مختار ادارہ ہے۔ جس کے فرائض و اختیارات میں نہروں اور سیم نالوں سے متعلقہ امور سے متعلق پالیسی وضع کرنا اور اس کی انجام دہی کیلئے عملی اقدامات کرنا اور حکومت پنجاب کی مشاورت سے آبیانہ اور سیم نالوں سے متعلق فیس کا تعین کرنا شامل ہے تاکہ کسانوں کو پانی مہیا کرنے اور سیم نالوں کے اخراجات کو پورا کیا جاسکے۔

(ب) پنجاب میں درج ذیل پانچ بڑی نہروں پر بمطابق ایکٹ عمل ہو چکا ہے۔

1۔ لوئر چناب کینال (ایسٹ) سرکل فیصل آباد۔ مارچ 2005ء 2۔ لوئر چناب کینال (ویسٹ) سرکل فیصل آباد۔ اگست 2007ء بشمول لوئر جہلم کینال سرکل سرگودھا (جزوی) ستمبر 2007ء (6 نہریں) 3۔ بہاولنگر کینال سرکل بہاولنگر۔ مارچ 2011ء 4۔ لوئر باری دوآب کینال سرکل ساہیوال۔ مارچ 2012ء 5۔ ڈیرہ جات کینال سرکل، ڈی جی خان۔ مارچ 2013ء

(ج) پیڈا کے زیر انتظام 401 نہروں پر کسان تنظمیں کام کر رہی ہیں۔ فیصل آباد ایسٹ اور ویسٹ سرکل میں ٹیلوں پر نہری پانی کی فراہمی میں بہتری آئی ہے جبکہ نئے سرکل مثلاً بہاول نگر، LBDC ساہیوال اور ڈیرہ جات کینال سرکل ڈیرہ غازیخان میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔

(د) تقابلی گوشوارہ مقدمہ جات پانی چوری

	دوران فارمر باڈیز	قبل ازاں فارمر باڈیز
1۔ لوئر چناب کینال ایسٹ سرکل فیصل آباد	6055	4155

2۔لوئر چناب کینال ویسٹ سرکل فیصل آباد	1288	1965
بشمول لوئر جہلم کینال سرکل سرگودھا(6نہریں) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے		
3۔ڈیرہ جات کینال سرکل،ڈی جی خان	528	178
4۔بہاولنگر کینال سرکل بہاولنگر	7418	15149
5۔لوئر باری دوآب کینال سرکل،ساہیوال	2660	2314
میزان:	17949	23761

(تاریخ وصولی جواب 11مارچ2014)

میلسی سائفن کی ری ماڈلنگ کی تفصیلات

*83:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میلسی سائفن کی Remodeling کی جارہی ہے،اگر یہ درست ہے تو یہ Remodeling کس ضرورت کے تحت کی جارہی ہے اوراس سائفن کو بنانے اور تجویز کرنے والی کونسی اتھارٹی ہے اور وہ کن ماہرین پر مشتمل ہے؟

(ب)اس پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(تاریخ وصولی 4جون2013تاریخ ترسیل 18جون2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ میلسی سائفن کی Remodeling کی جارہی ہے جس کے ذریعے ضلع بہاولپور کو 1600کیوسک اضافی پانی میسر ہوگا وجوہات درج ذیل ہیں۔

i۔ ضلع بہاولپور کی نہروں کے پانی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے Capacity میں اضافہ

ii۔ نہری وارہ بندی کا خاتمہ

iii۔ نئے جنگلات،زرعی رقبہ جات کو پانی کی فراہی

اس سائفن کو بنانے کی تجویز محکمہ آبپاشی بہاولپور نے ضلع بہاولپور میں پانی کی موجودہ کمی کو پورا کرنے کے لئے دی اوراس سائفن کی فزیبلٹی سٹڈی نیسپاک کے ماہرین (انجینئرز) نے تیار کی جس کی باقاعدہ منظوری ایکنک نے بذریعہ چٹھی نمبری

Bwp-56-SO (Prog)/2000 dated 29-09-2012 دی۔

(ب)اس منصوبہ کی مجوزہ قیمت مبلغ 2571.088 ملین روپے ہے اور یہ منصوبہ تین سال کی مدت میں مکمل ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 6 اگست 2013)

ضلع فیصل آباد: دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہونے والے موضع جات کے نام و دیگر تفصیلات

*1078: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کون کون سے موضع جات ایسے ہیں جو دریائے راوی کے کٹاؤ کا شکار ہیں، ان موضع جات کے نام بتائیں اور کتنی اراضی اور آبادی گزشتہ پانچ سالوں میں دریا کے کٹاؤ میں آچکی ہے؟

(ب) حکومت نے ان موضع جات کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کیلئے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مد اور کس جگہ خرچ کی ہے؟

(ج) سال 14-2013 کے دوران حکومت نے اس مقصد کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع فیصل آباد اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مندرجہ ذیل موضع جات و دیہات دریائے راوی کے کٹاؤ کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں۔ ضلع فیصل آباد: 1۔ ٹھٹھہ دیوکا 2۔ موضع شیرازہ، 3۔ چک نمبر 622/RB۔ گزشتہ پانچ سالوں میں فیصل آباد ضلع کی (1400) چودہ سو ایکڑ اراضی دریا برد ہو چکی

ہے۔یہ تمام موضع جات اور چکوک دریا کے کنارے پر واقع ہیں اور out of irrigation boundary ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ 1۔ موضع چک 3/58 ٹکڑا 2/58 ٹکڑا 2۔ موضع جھلار سگھلہ 3۔ موضع حویلی تارا 4۔ چک نمبر 731 گ ب 5۔ موضع شابل شاہ 6۔ موضع بھسی کاٹھیا 7۔ موضع خوشحال کے بھگیلے /بھکے کے بگھیلے 8۔ چک نمبر 733 گ ب 9۔ موضع محمد شاہ / مل فتیانہ۔یہ تمام موضع جات اور چکوک دریا کے بیڈ میں واقع ہیں۔

گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو ہزار ایکڑ اراضی دریا برد ہو چکی ہے۔

(ب) حکومت نے دوران سال 12۔2011 اور سال 13۔2012 کوئی رقم / فنڈ خرچ نہ کی ہے۔

(ج) حکومت نے سال 14۔2013 کے دوران ابھی تک کوئی رقم / فنڈز مہیانہ کئے ہیں۔ محکمہ انہار اپنے حفاظتی بندوں کو maintain کرتا ہے اور صرف اسی کیلئے محکمہ انہار کو فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع جہلم: موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کی سکیم کی تفصیلات

*1355: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کی بحالی کی سکیم کب کس میٹنگ میں کس کی سربراہی میں منظور ہوئی؟

(ب) بنیادی طور پر یہ سکیم کتنی مالیت کی تھی، سکیم کب شروع ہو کر کب ختم ہونی تھی، اس کا ٹوٹل دورانیہ بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سکیم کے اسٹیمیٹ کی کاپی فراہم کریں نیز فلڈ بند کی بحالی سے متعلق اسٹیمیٹ میں دیئے گئے نمایاں شکایت بھی بیان فرمائیں؟

(د) مذکورہ سکیم کے ٹھیکیدار و کمپنی کا نام، پتہ اور موبائل نمبر بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) مورخہ 2009-08-08 کو نوگراں فلڈ بند کو تعمیر کرنے کیلئے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر جہلم کی جانب سے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کو درخواست کی گئی جس پر وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ کی ہدایت پر عملدرآمد کیلئے طریقہ کار کے مطابق Departmental Development Sub Committe (DDSC) کی میٹنگ میں زیر سربراہی سیکرٹری اریگیشن، گورنمنٹ آف دی پنجاب منعقدہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور مورخہ 2009-10-10 کو بحوالہ چٹھی نمبری SO(Flood)VI-17-2009 مورخہ 2009-10-20 اس سکیم کو منظور کیا گیا۔

(ب) اس سکیم کی مالیت 129.620 ملین روپے منظور ہوئی تھی۔ بعدازاں متعلقہ سکیم کے ٹینڈر میں ٹھیکیدار نے تخمینے سے 33.80 فیصد زیادہ ریٹ دیا جس کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے منظور کر دیا اور اس کام کی administrative approval مبلغ 171.483 ملین روپے ہو گئی۔ (Including 33.8% above rates as quoted by the contractor)۔ اس سکیم کا دورانیہ 2011-6-16 تا 2012-06-15 ایک سال پر مشتمل تھا۔ یہ سکیم 2011-06-16 کو شروع ہوئی تاہم بوجوہ بروقت مکمل نہ ہو سکی اور تاحال کام جاری ہے۔

(ج) ایسٹیمیٹ کی کاپی بمع رپورٹ ہمراہ لف ہے۔ جس میں تمام حقائق کی تفصیل موجود ہے۔ مذکورہ سکیم کا 23 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور بقایا 77 فیصد کام میں مٹی، پتھر اور land acquisition کا کام ہونا ابھی باقی ہے۔

(د) ٹھیکیدار کا نام: حماد ظفر

کمپنی کا نام M/S Reliable Engineering Services (Pvt.) Ltd.

پتہ H.No. 164-A PCSIR Society Phase-I Canal Bank Road Lahore:

Mobile Phone No. 0301-8650301

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع جہلم: موضع نوگراں کے فلڈ بند کے کام کی بندش کی تفصیلات

***1357: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) تحصیل و ضلع جہلم کے گاؤں موضع نوگراں کے فلڈ بند کا کام کب شروع کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کام آغاز کے کچھ عرصہ بعد ہی بند ہو گیا- کتنے عرصہ بعد بند ہوا نیز کام بند ہونے کی وجوہات پر مبنی جامع رپورٹ پیش کریں؟

(ج) محکمہ نے کام بند کرنے پر ٹھیکیدار کے خلاف جو کارروائی کی، اس کی نقل ایوان میں پیش کریں؟

(د) جس وقت کام بند ہوا، اس وقت کتنی مالیت کا کتنے فیصد کام ہو چکا تھا؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ کام مورخہ 2011-06-16 کو شروع کیا گیا۔

(ب) یہ کام 13 ماہ بعد 17 جولائی 2012ء کو ٹھیکیدار نے ترگئی کوائری سے پتھر دستیاب نہ ہونے کیوجہ سے بند کر دیا۔

(ج) محکمہ نے ٹھیکیدار کو آخری نوٹس برائے خاتمہ ٹھیکہ مورخہ 2014-02-27 کو دے دیا ہے اور اس کام کو ختم کرنے کا فیصلہ 2014-03-12 کو کر دیا جائے گا۔

(د) اس وقت مبلغ 41.02 ملین روپے کا کام ہو چکا ہے جو کل کام کا 23.94 فیصد بنتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مارچ 2014)

فیصل آباد: پانی چوری کے مقدمات و دیگر تفصیلات

***1574: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) یکم جون 2013 سے آج تک پی پی 58 فیصل آباد میں پانی چوری کے کتنے مقدمہ جات کس کس کے خلاف کس کس تھانہ میں درج ہوئے؟

(ب) کتنے مقدمہ جات پر فیصلہ ہو چکا ہے اور کتنے ابھی کس کس عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے چالان ابھی مکمل نہ ہوئے ہیں اور کس بناء پر چالان مکمل نہیں ہوئے؟

(د) کتنے مقدمہ جات میں کن کن افراد کو کیا کیا سزا / جرمانہ ہوا ہے۔ تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 16 ستمبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یکم جون 2013ء سے 30 ستمبر 2013ء تک پی پی 58 فیصل آباد میں پانی چوری کے 25 مقدمات تھانہ گڑھ، 01 مقدمہ تھانہ تاندلیانوالہ اور 15 مقدمات تھانہ ماموں کانجن میں درج کرائے گئے۔ 06 کیسز بابت ستمبر 2013ء صدر کسان تنظیم بھوجہ کے دفتر میں زیر سماعت ہیں۔

جن ملزمان کے خلاف مقدمات درج ہوئے، انکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب جزو الف میں بیان کر دیا گیا ہے مزید تفصیل محکمہ پولیس کے متعلقہ ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مارچ 2014)

ضلع مظفر گڑھ: دریا برد ہونے والی اراضی کے متاثرین کو معاوضہ کی ادائیگی و دیگر تفصیلات

*1742: ملک احمد یار ہنجرا: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع مظفر گڑھ تحصیل کوٹ ادو کے مواضعات لون والا، پر یاڑ غربی، بیٹ قائم والا، بھو بھڑ اور کچا پتل وغیرہ کی ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی دریائے سندھ کے کٹاؤ کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے اور کئی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹ چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا مواصعات کے جن لوگوں کی زرعی زمین دریا برد ہو چکی ہے ان کو ابھی تک حکومت کی طرف سے کوئی زمین نہیں دی گئی اور نہ ہی کوئی معاوضہ دیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا متاثرین جن کی زمین دریا کی نظر ہو چکی ہے کو اپنی رہائش اور جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے زمین یا معاوضہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت دریائے سندھ کے کٹاؤ کو روکنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 6 اگست 2013 تاریخ ترسیل 7 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) محکمہ انہار سے متعلقہ نہ ہے۔ زرعی زمین، مال مویشی اور مکانات و تعمیرات کے نقصانات کا تخمینہ لگانا اور ازالہ کرنا مقامی ضلعی حکومت، پی ڈی ایم اے اور ریلیف کمشنر کی ذمہ داری ہے۔

(ج) جز "ب" میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(د) جی ہاں۔ دریائے سندھ کے کٹاؤ کو روکنے کیلئے ایک سکیم کنسٹرکشن آف جے ہیڈ سپر برجی نمبر 20000 اور گائیڈ ہیڈ سپر برجی نمبر 25000 مگسّن برانچ جس کا تخمینہ لاگت 782 ملین روپے ہے۔ فیڈرل فلڈ کمیشن اسلام آباد کو منظوری کیلئے روانہ کر دی گئی ہے اور اس کام کو بشرط منظوری اندازاً دو مہینے تک شروع کر دیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)</u>

<u>ضلع اوکاڑہ: گوگیرہ برانچ نہر میں پانی کی کمی کے باعث متاثرہ دیہاتوں کی تفصیلات</u>

*1815: <u>محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:</u> کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوگیرہ برانچ (310 برجی) گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری نہر ضلع اوکاڑہ سے نکل کر ضلع ساہیوال دریائے راوی کے آخر تک جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نہر کی لمبائی زیادہ ہونے کی بدولت اسکا پانی بہت کم ہو گیا ہے اور اس کی ٹیلوں پر آنے والے 60 دیہات شدید پانی کی کمی سے متاثر ہو رہے ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ اس برانچ کے پشتے اور کنارے عدم دیکھ بھال کی بدولت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں اس نہر کو L B D C نہر قادر آباد سے لنک کر کے پانی بڑھانے کیلئے Feasibility رپورٹ بنائی گئی تھی؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس نہر کا پانی بڑھانے کے لئے اس کو L B D C نہر قادر آباد سے لنک کر کے ایک کثیر رقبہ اور چکوک کو پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور پشتوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست نہ ہے، گوگیرہ برانچ ایل بی ڈی سی کی برجی نمبر R/818+58 ضلع قصور سے نکلتی ہے اور برجی نمبر 000+32 پر ضلع اوکاڑہ میں داخل ہونے کے بعد برجی نمبر 500+224 ضلع ساہیوال میں داخل ہوتی ہے اور اس کی ٹیل برجی نمبر 924+308 پر واقع ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ گوگیرہ برانچ تقریباً ایک صدی پرانی نہر ہے۔ اس کے کنارے بعض جگہوں سے کمزور ہیں۔ اس لئے اپنے حصے کا پانی لمبائی کیوجہ سے نہیں بلکہ کمزور کناروں کی وجہ سے نہیں لے سکتی۔ البتہ ایل بی ڈی سی امپروومنٹ پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے۔ کناروں کی مضبوطی کے بعد اس کی ٹیل پر پانی پورا پہنچے گا۔

(ج) ایل بی ڈی سی سسٹم اور گوگیرہ کینال سسٹم تقریباً ایک سو سال پرانا ہے اور اب ایل بی ڈی سی امپرومنٹ پراجیکٹ شروع ہو چکا ہے جو کہ جون 2015تک پایۂ تکمیل تک پہنچے گا۔ جسکے بعد اس کے کنارے اور پشتے ڈیزائن کے مطابق ہو جائیں گے۔

(د) ہاں یہ درست ہے کہ سابقہ دور حکومت میں سال 2004کے دوران گوگیرہ لنک چینل کی feasibilityبنائی گئی تھی جو کہ R-4ڈسٹی کی برجی نمبر 29850سے نکل کر گوگیرہ کی برجی نمبر 217360پر لنک کرنا تھا۔ گوگیرہ لنک چینل کی سکیم حکومت نے چند تکنیکی وجوہات کی بناء پر منظور نہ کی تھی۔ البتہ اب ایل بی ڈی سی امپرومنٹ پراجیکٹ کیوجہ سے یہ مسئلہ مکمل طور پر حل ہو جائے گا۔ یہ پراجیکٹ جون 2012سے شروع ہو کر جون 2015تک پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

(ہ) LBDCقادر آباد نہر سے پانی بڑھانے کی کوئی سکیم فی الحال زیر غور نہیں البتہ ایل بی ڈی سی امپرومنٹ پراجیکٹ کا کام ٹھیکیدار کو الاٹ ہو چکا ہے جس کے تحت اس نہر پر کام جون 2015تک مکمل ہو جائے گا اور ٹیلوں پر پانی کی کمی دور ہو جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 11مارچ 2014)

پنجاب کی نہروں میں پانی کے بہاؤ کی تفصیلات

*1891: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام انہار میں پانی کا بہاؤ نہروں کی گنجائش کے مطابق ہوتا ہے اگر نہیں تو اصل بہاؤ اور گنجائش میں کتنے کیوسک کا فرق ہوتا ہے؟

(ب) پنجاب کی تمام بڑی نہروں میں 2010سے 2012تک کتنا پانی کم چلایا گیا۔ نہر وار تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 16اگست 2013تاریخ ترسیل 18نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) محکمہ آبپاشی کے زیر انتظام انہار میں پانی کا بہاؤ دریاؤں میں پانی کی دستیابی اور واٹر اکارڈ میں منظور شدہ ایلوکیشن کے مطابق رکھا جاتا ہے۔ فصل خریف کے اوائل یعنی اپریل اور مئی کے مہینوں

میں دریاؤں میں پانی کی دستیابی نہروں کی گنجائش سے کم ہوتی ہے اور اس کی ایلوکیشن بھی کم ہے جس کی وجہ سے نہروں میں پانی کا بہاؤ بھی کم ہوتا ہے مزید برآں چونکہ اپریل اور مئی کے مہینوں میں ربیع کی فصلات کی کٹائی کی جاتی ہے نتیجتاً پانی کی طلب کم ہوتی ہے۔ جون تا ستمبر کے مہینوں میں برف پگھلنے اور مون سون بارشوں کی وجہ سے دریاؤں میں پانی کی دستیابی کی صورتحال بہتر ہوتی ہے اور اس لئے اکارڈ کے مطابق ایلوکیشن بھی زیادہ مقدار میں ہوتی ہے۔ لہٰذا نہروں کو بھی پانی کی طلب اور ان کی گنجائش کے مطابق چلایا جاتا ہے کیونکہ فصل خریف کے دوران پانی کی طلب بھی زیادہ ہوتی ہے۔

ربیع سیزن میں چونکہ پانی کی دستیابی طلب سے کم ہوتی ہے اور اکارڈ ایلوکیشن بھی کم ہے لہٰذا پنجاب کی نہروں کو اس طرح چلایا جاتا ہے کہ فصلوں کی بوائی اور پکائی کے دوران ضرورت کے مطابق پانی مہیا کیا جائے اور پانی کی دستیابی کی کمی کو اس طرح سے بانٹا جائے کہ ربیع کی فصلوں پر کوئی مضر اثرات نہ ہوں۔ نہروں میں اصل بہاؤ اور گنجائش کا فرق برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ارسا کا صوبہ پنجاب کیلئے سال 2010 تا سال 2012 کے دوران مختص کردہ حصہ، پنجاب share کی age% بمعہ پانی کی مقدار (اصل بہاؤ) برائے خریف اور ربیع بھی وضاحتی نوٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ (ب) پنجاب کی تمام بڑی نہروں میں 2010 سے 2012 تک چلائے گئے پانی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع بہاولپور: پی پی 268 کے رقبہ کو سیراب کرنے والی نہروں کی تفصیلات

*1909: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 268 ضلع بہاولپور کے قابل کاشت رقبہ کو سیراب کرنے کے لئے کونسی نہروں سے پانی سپلائی کیا جاتا ہے ان کے نام اور ان کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

(ب) مالی سال 2013-14 میں نہر/ 6L/A P Branches، سلطان ڈسٹری بیوٹری/ بہاول ڈسٹری بیوٹری کی Maintenance/Repair کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اور یہ کب تک خرچ کی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) حلقہ پی پی 268 ضلع بہاولپور کے قابل کاشت رقبہ کو سیراب کرنے کیلئے L-6/A.P ڈسٹری بیوٹری بمع سسٹم، سلطان ڈسٹری بیوٹری بمع سسٹم اور بہاول ڈسٹری بیوٹری بمع سسٹم سے پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ ان کا منظور شدہ پانی بالترتیب 396 کیوسک، 415 کیوسک اور 320 کیوسک ہے۔

(ب) مالی سال 14-2013 میں نہر A.P Branch/L-6، سلطان ڈسٹری بیوٹری اور بہاول ڈسٹری بیوٹری کی Maintenance/Repair کیلئے بالترتیب 1.0 ملین روپے (Emergency works)، 3.5 ملین روپے اور 2.0 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ یہ رقم 30-06-2014 تک خرچ کی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع فیصل آباد: مائنر، راجباہوں اور نہروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1969: میاں طاہر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کون کون سے مائنر، راجباہ اور انہار ہیں؟

(ب) ان کی بھل صفائی پر سال 12-2011 تا 13-2012 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران بھل صفائی مہم کے لئے مختص رقم سے کون کونسی اشیاء کس کس مقصد کے لئے خرید کی گئیں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران بھل صفائی کے لئے استعمال ہونے والی مشینری کے لئے پٹرول/ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ملازمین/افسران تھے اور ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع فیصل آباد میں مائنز، راجباہ اور انہار کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ایریا واٹر بورڈ	مائنز	راجباہ	انہار (برانچ)
ایل سی سی (ایسٹ)	44	48	2
ایل سی سی (ویسٹ)	28	22	2
میزان:	72	70	4

(ب) بھل صفائی پر سال 12-2011 اور 13-2012 میں بالترتیب -/3,932,000 روپے اور -/1,046,000 روپے بالتفصیل درج ذیل خرچ کئے گئے ہیں۔ یہ رقم فارمرز آرگنائزیشنز نے اپنے وسائل سے خرچ کی کیونکہ ان انہار کی بھل صفائی کی ذمہ داری PIDA کے تحت فارمر آرگنائزیشنز کی ہے۔

سال	ایریا واٹر بورڈ	خرچہ
2011-12	ایل سی سی (ایسٹ)	-/2,962,000 روپے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
	ایل سی سی (ویسٹ)	-/970,000 روپے ایضا
	میزان:	-/3,932,000 روپے
2012-13	ایل سی سی (ایسٹ)	-/1,046,000 روپے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
	ایل سی سی (ویسٹ)	--
	میزان:	-/1,046,000 روپے

(ج) فارمرز آرگنائزیشنز نے بھل صفائی کیلئے مختص کی گئی رقم سے صرف بھل صفائی کروائی اور کوئی مشینری یا دیگر اشیاء نہیں خریدیں۔

(د) فارمرز آرگنائزیشنز نے بھل صفائی کیلئے استعمال ہونے والی مشینری کیلئے پٹرول / ڈیزل کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی کیونکہ بھل صفائی کا تمام کام کسان تنظیموں نے بذریعہ ٹینڈر ٹھیکیدار اور لیبر سے کروایا۔

(ہ) بھل صفائی کے تمام کام فارمرز آرگنائزیشنز نے خود اپنی نگرانی میں مکمل کروائے۔ محکمہ کے عملہ نے صرف اور صرف ٹیکنیکل سپورٹ فراہم کی۔ لہٰذا کوئی بھی ملازم / آفیسر کسی بھی فراڈ یا خورد برد میں ملوث نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع لاہور: بھل صفائی پر خرچ کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

***1973: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-**

(الف) ضلع لاہور میں کون کون سی مائنر، راجباہ اور انہار ہیں؟

(ب) ان کی بھل صفائی پر سال 12-2011 تا 13-2012 میں کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران بھل صفائی مہم کے لئے مختص رقم سے کون کونسی اشیاء کس کس مقصد کے لئے خرید کی گئیں؟

(د) کتنی رقم ان سالوں کے دوران بھل صفائی کے لئے استعمال ہونے والی مشینری کے لئے پٹرول / ڈیزل پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ملازمین / افسران تھے اور ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع لاہور میں مائنر، راجباہ اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

نمبر شمار	مالی سال	خرچہ (ملین روپے)
1۔	2011-12	4.464
2۔	2012-13	1.646

(ج) ان سالوں کے دوران بھل صفائی کیلئے مختص رقم سے کوئی چیز نہ خریدی گئی۔

(د) ان سالوں کے دوران بھل صفائی بذریعہ گورنمنٹ ٹھیکیداران کروائی گئی اس لئے بھل صفائی کیلئے مختص رقم سے پٹرول یا ڈیزل پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ہ) کسی بھی ملازم یا افسر نے کوئی رقم خرد برد نہ کی ہے اور نہ ہی اس کا انکشاف ہوا۔

(تاریخ وصولی جواب10مارچ2014)

ضلع ننکانہ صاحب:پی پی174 میں موجود نہروں کے پشتے ٹوٹنے کی تفصیلات

*1999:جناب جمیل حسن خان:کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی174 ننکانہ صاحب میں موجود نہروں کے پشتے ٹوٹے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے موجودہ بجٹ میں ان نہروں کی بحالی کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے ہیں اگر کوئی فنڈز مختص نہ کئے ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی20اگست2013تاریخ ترسیل13نومبر2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں گزرنے والی نہروں کے مختلف جگہوں پر پشتے معمول کی ٹوٹ پھوٹ (Wear & tear) کی وجہ سے کچھ کمزور ہیں جن کی مرمت کا تخمینہ کروڑوں میں بنتا ہے۔ یہ اخراجات سالانہ (Operation & Maintenance (O&M بجٹ سے پورے نہیں ہو سکتے۔ تاہم ضرورت کے مطابق موجودہ بجٹ سے انکی مرمت کروائی جاتی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے نہروں کی بحالی کیلئے ایک جامع منصوبہ ADP کے تحت "Selective Lining of Irrigation Channels, Phase-II" کے نام سے شروع کر رکھا ہے۔ جس میں مالی سال 14-2013 کیلئے 300 ملین روپے مرحلہ وار نہروں کی لائننگ، کمزور اور ٹوٹے ہوئے پشتوں کی مرمت کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب10مارچ2014)

سال 2011، پانی چوروں کے خلاف درج کئے گئے مقدمات کی تفصیلات

***2060: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ آبپاشی نے سال 2011 کے دوران کل کتنے پانی چوروں کے خلاف مقدمات کن کن تھانوں میں درج کروائے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے لوگوں کو جرمانہ، سزائیں اور وارننگ دی گئی، مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی طرف سے پانی چوری کے کیسز متعلقہ تھانے میں بھجوائے گئے لیکن متعلقہ پولیس کے عدم تعاون کی وجہ سے پنجاب میں پانی چوروں کے خلاف کارروائی عمل میں نہ لائی جا سکی، آخر کیوں، وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 28 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) محکمہ انہار نے سال 2011 کے دوران 45008 کیسز بابت پانی چوری محکمہ پولیس کو بجھوائے جن میں سے 6975 مقدمات درج کئے گئے اور 554 ملزمان کو پکڑا گیا۔ جس کی زون وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

زون کا نام	دوران سال 2011 پولیس کو بجھوائے	دوران سال 2011 مقدمات درج ہوئے	دوران سال 2011 ملزمان پکڑے گئے	کیفیت
لاہور	6858	2108	210	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
فیصل آباد	4256	995	--	ایضا
بہاولپور	15548	1800	179	ایضا

ڈیرہ غازی خان	3580	519	165	ایضا
سر گودھا	4656	955	--	ایضا
ملتان	8237	501	--	ایضا
ایل بی ڈی سی آئی پی	1837	97	--	ایضا
میزان	45008	6975	554	ایضا

(ب) پانی چوری کی بابت جو بھی کیس زیر دفعہ 430PP درج کرائے جاتے ہیں اُن کی پیروی ضلعی پراسیکیوٹر عدالت میں کرتا ہے۔ جس کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ جو پانی چوری کے وقوعہ جات / کیسز محکمہ پولیس کو بھجوائے جاتے ہیں محکمہ پولیس ان کیسز میں محکمہ سے تعاون کرتا ہے جس کی وجہ سے پانی چوری میں کافی حد تک کمی واقع ہوتی ہے۔ مزید برآں قانون میں ضروری ترامیم کر کے پانی چوری کے جرم کو ناقابل ضمانت بنانے پر غور کیا جا رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مارچ 2014)

ضلع لیہ: سیلاب کی تباہ کاریوں کی تفصیلات

*2082: سردار شہاب الدین خان سہیڑ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لیہ میں حالیہ سیلاب کے دوران 14 یونین کونسلز میں فصلات (کپاس، گنا، مونگی، چاول) کا نقصان ہوا ہے، اس کے ازالے کے متعلق حکومت پنجاب نے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت لیہ شہر اور کہروڑ لال عیسن تحصیل کہروڑ کو سیلاب کی تباہ کاری سے بچانے کے لئے فلڈ بند بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) سوال متعلقہ محکمہ آبپاشی نہ ہے۔ بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

(ب) فلڈ بند بنانے کیلئے دریائے سندھ کی ماڈل سٹڈی کروانے کے بعد مندرجہ ذیل دو عدد پی سی ون برائے بچاؤ تباہ کاریاں دریائے سندھ تیار کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت	تاریخ (ریٹس)
1	پی سی ون برائے بچانے بستی شادو خان تا بستی جھکڑ بمعہ دیگر انفراسٹرکچر ازاں تباہ کاریاں دریائے سندھ	661.027 ملین روپے	ایم آر ایس فروری تا جولائی 2012
2	پی سی ون برائے بچانے لیہ شہر اور دیگر انفراسٹرکچر ازاں تباہ کاریاں دریائے سندھ	783.404 ملین روپے	ایم آر ایس فروری تا جولائی 2012

مندرجہ بالا دونوں پی سی ون پری سی ڈی ڈبلیو پی سے کلیئر ہو چکے ہیں اور پلاننگ کمیشن اسلام آباد کو مزید کارروائی کیلئے بجھوائے جا چکے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع چنیوٹ: سیلاب سے ہونے والے نقصانات و دیگر تفصیلات

*2091: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2013 کے سیلاب میں ضلع چنیوٹ کا کتنا زرعی رقبہ زیر آب آیا ہے اس سیلاب سے کون کونسی فصل تباہ ہوئی ہے نقصان کے تخمینہ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا درست ہے کہ چنیوٹ کے موضع دھری کی 115 مربع زمین دریا چناب کے کٹاؤ سے زیر آب آ گئی اور مقامی آبادی مسلسل 8 سال سے دھری کے مقام پر بند باندھنے کی اپیل کر رہی ہے؟

(ج)اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس علاقہ میں دریائے چناب کے کنارے پر بند باندھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 21 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) محکمہ انہار سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) ایضا

(ج) یہ علاقہ پہلے ہی چنیوٹ فلڈ بند کے اندر دریا کے کھادر ایریا یعنی دریا کے Bed میں واقع ہے۔

لہٰذا محکمہ ہذا میں بابت موضع دخسری ضلع چنیوٹ کوئی حفاظتی بند باندھنے کی سکیم زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

نہر اپر جہلم گجرات کے مقام پر شگاف کو مزید پختہ کرنے کی تفصیلات

*2150: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر اپر جہلم گجرات جو ہیڈ رسول سے نکلتی ہے پنجن شہانہ کے مقام پر اس میں شگاف پڑا تھا جو بروقت پر کر لیا گیا تھا؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ شگاف کو مزید پختہ کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے تا کہ آئندہ کوئی حادثہ نہ ہو؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2013 تاریخ ترسیل 21 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں۔ درست ہے

(ب) شگاف والی جگہ کو مضبوط کر دیا گیا ہے تاہم محکمہ انہار نے نہر اپر جہلم کینال کے کمزور حصوں کی مضبوطی کیلئے سکیم تیار کی ہے جس میں پنجن شاہ نہ جہاں شگاف پڑا تھا اس کی مضبوطی بھی شامل ہے۔ سکیم کی منظوری کے بعد تعمیراتی کام کا آغاز ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع پاکپتن: پی پی 229 میں نہری پانی کی عدم دستیابی و زرعی پیداوار کی کمی کی تفصیلات

*2201: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 229 ضلع پاکپتن کے علاقہ میں نہری پانی ششماہی نہروں کے ذریعے مہیا کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹیل والے علاقوں میں نہری پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے؟

(ج) کیا حکومت زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لئے پی پی 229 کے تمام علاقوں میں سارا سال چلنے والی (Perennial) ایسٹرن بار نہر سے پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 229 ضلع پاکپتن کے علاقہ میں نہری پانی ششماہی نہروں کے ذریعے مہیا کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ حلقہ پی پی 229 کی انہار ششماہی ہیں اور حالیہ فصل کے دوران نہروں کی ٹیل پر پورا پانی دستیاب رہتا ہے۔ لہٰذا زرعی پیداوار میں کمی بوجہ نہری پانی واقع نہیں ہوتی۔

(ج) محکمہ انہار کا ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے کہ جس سے Non-perennial نہروں کو پورا سال پانی مل سکے۔ حلقہ پی پی 229 میں انہار کو صرف فصل خریف میں پانی مہیا کیا جاتا ہے کیونکہ خریف سیزن میں ڈیموں میں اضافی پانی میسر ہوتا ہے اور ان ششماہی انہار کو پانی بحساب 5.5 کیوسک

فی ہزار ایکڑ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ سالانہ انہار کو پانی سارا سال بحساب 3.60 کیوسک فی ہزار ایکڑ مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ ایک پالیسی معاملہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مارچ 2014)

عباسیہ لنک کینال کے خراب لفٹ پمپس کی درستگی کا مسئلہ

*2223: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجند سے نکالنے والی عباسیہ لنک کینال کو جب چلایا گیا تو پرانی عباسیہ کینال کے متاثرہ کسانوں کو منظور شدہ پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس پر لفٹ پمپ لگائے گئے تھے، اب ان میں سے کتنے لفٹ پمپ پنجند ہیڈ ورکس سے لیاقت پور تک Working position میں ہیں؟

(ب) جو خراب لفٹ پمپ ہیں ان کی مرمت کے بارے میں کوئی پلان ہے، انہیں کب تک، درست کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پنجند سے نکلنے والی عباسیہ لنک کینال کو جب چلایا گیا تو پرانی عباسیہ کینال کے متاثرہ کسانوں کو منظور شدہ پانی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اس پر سات عدد لفٹ پمپ لگائے گئے تھے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

.1 برجی نمبر	L/7	(ورکنگ کنڈیشن)
.2 برجی نمبر	L/38	(ورکنگ کنڈیشن)
.3 برجی نمبر	L/55	(بند ہے)
.4 برجی نمبر	L/200+74	(بند ہے)

.5برجی نمبر 95+800/L (بند ہے)

.6برجی نمبر 103/L (بند ہے)

.7برجی نمبر 105/L (بند ہے)

اب ان میں سے صرف دو لفٹ پمپس پنجند ہیڈورکس سے لیکر لیاقت پور تک ورکنگ پوزیشن میں ہیں اور بقایا پانچ لفٹ پمپس ورکنگ پوزیشن میں نہ ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہے۔

(ب) جو خراب لفٹ پمپس ہیں ان کی مرمت کے بارے میں کوئی پلان زیر غور نہ ہے۔چونکہ یہ پمپس بجلی سے چلتے تھے۔واپڈا کی سروس لائن موجود نہ ہے اور ان پمپس کا انفراسٹرکچر بھی بالکل ختم ہو چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10مارچ 2014)

سال 2010، غیر قانونی طور پر توڑے گئے بند و دیگر تفصیلات

*2254: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیلاب 2010 کے دوران غیر قانونی طور پر بند توڑنے کے واقعات اور ان سے ہونے والے واقعات کی تحقیقات کے لئے جسٹس (ریٹائرڈ) منصور علی شاہ کی سربراہی میں ایک کمیشن تشکیل دیا گیا؟

(ب) کیا مذکورہ بالا کمیشن کی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی گئی تھی؟

(ج) کیا کمیشن کی سفارشات میں ایسے افراد کی نشاندہی کی گئی ہے جو غیر قانونی طور پر بند توڑنے کے موجب بنے اور اگر ایسا ہے تو ایسے افراد کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 29اگست 2013تاریخ ترسیل 9دسمبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں سیلاب 2010ء کے دوران غیر قانونی طور پر بند توڑنے کے واقعات اور ان سے ہونے والے واقعات کی تحقیقات کیلئے جسٹس سید منصور علی شاہ کی سربراہی میں ایک کمیشن بحوالہ ہوم

ڈیپارٹمنٹ مراسلہ نمبر SO(IS-II)7-25/2010 مورخہ یکم ستمبر 2010 کو تشکیل دیا گیا تھا۔(تفصیل "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) جی ہاں اس فلڈ انکوائری ٹرائیبونل 2010ء کی رپورٹ حکومت پنجاب (سیکرٹری داخلہ پنجاب) کو بحوالہ نمبر SO (Floods)VII-10/2010 مورخہ 18 اپریل 2011 کو پیش کر دی گئی تھی (تفصیل "B" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کمیشن کی سفارشات پر جن افراد کی نشاندہی کی گئی ہے ان افسران کے خلاف اینٹی کرپشن میں FIR نمبری 10/9 مورخہ 2010-10-13 درج کروادی گئی ہے اور ساتھ ساتھ محکمہ نے ان کے خلاف مندرجہ ذیل دو انکوائریاں شروع کیں

(ا) جناح بیراج کے اوپر والی سائیڈ پر لیفٹ گائیڈ بند (Left Guide Bund Upstream Jinnah Barrage) کے ٹوٹنے کی انکوائری کی تفصیل "C" (ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(۲) تونسہ بیراج، جامپور فلڈ بند اور فخر فلڈ بند وغیرہ، (Breach in Left Marginal Bund Taunsa Barrage, Jampur Flood Bund and Fakher Flood Bund etc.) کے ٹوٹنے کی انکوائری (تفصیل "D" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

مندرجہ بالا دو انکوائریوں میں سے جناح بیراج والی انکوائری کا فیصلہ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے کر دیا ہے اور فیصلے میں قصوروار سرکاری ملازمین کو زیر تحت پیڈا ایکٹ 2006 مختلف سزائیں دی گئی ہیں تفصیل "D" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ تونسہ بیراج، جامپور فلڈ بند اور فخر فلڈ بند وغیرہ کی انکوائری ابھی زیر کارروائی ہے (تفصیل "C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

<u>(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)</u>

آرکیو لنک کینال سے قادر آباد بیراج کی اراضی پر ناجائز قابضین کی تفصیلات

*2287: سید طارق یعقوب: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آرکیو لنک کینال پر مانو چک پل سے قادر آباد بیراج تک محکمہ نہر کا کئی ایکڑ رقبہ موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر محکمہ کی ملی بھگت سے کئی ایکڑ رقبہ پر ناجائز تعمیرات اور قبضہ گروپس نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کیا محکمہ اس سرکاری زمین کو واگزار کروانے کے لیے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 31 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں درست ہے کہ برجی نمبر 566+113 مانو چک سے برجی نمبر 256+145 قادر آباد بیراج تک نہر کے دونوں پشتوں کے ساتھ تقریباً 381.36 ایکڑ سرکاری رقبہ موجود ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ محکمہ کی کوئی ملی بھگت نہ ہے قبضہ گروپس کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشن میں پرچے درج کروائے گئے ہیں۔ ان تمام لوگوں کی لسٹ بنا کر نوٹس بھی جاری کئے گئے ہیں اور جناب DCO اور DPO کو زمین واگزار کروانے کے لئے لکھا گیا ہے۔ (نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔)

(ج) محکمہ نے تمام ناجائز قابضین کو نوٹس جاری کئے ہیں اور متعلقہ حکام کو قبضہ واگزار کرانے کے لئے لکھا گیا ہے۔ (نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

منی ڈیمز بنانے کی تفصیلات

*2309:ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 13-2012 میں بارانی علاقوں کے لئے دوسو Mini Dams کی تعمیر کے لیے 16 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تک کوئی Mini Dam نہیں بن سکا اگر بنا ہے تو ان ڈیمز کی تعداد بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) 13-2012 میں بارانی علاقوں کیلئے جن 200 منی ڈیمز کا منصوبہ بنایا گیا تھا وہ محکمہ انہار کے تحت نہیں بلکہ Department for Agricultural Barani Area Development (ABAD) کے تحت بنانے کا منصوبہ تھا۔ محکمہ انہار کو اس ضمن میں کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے۔

(ب) منی ڈیمز کی تعمیر کے سلسلے میں متعلقہ ادارہ Department for Agricultural Barani Area Development (ABAD) سے رجوع کیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

پوٹھوہار کے علاقہ میں 11 ڈیمز کی تکمیل و دیگر تفصیلات

*2311:ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پوٹھوہار کے علاقے میں 11 ڈیم جون 2012 تک مکمل ہو گئے ہیں ان سب ڈیموں کی جگہ اور تخمینہ کی الگ الگ تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پوٹھوہار کے بارانی علاقوں میں ان 11 ڈیموں کے علاوہ کوئی اور ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 28 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) پوٹھوہار کے علاقہ میں 11 ڈیمز جو مالی سال 08-2007 سے لیکر جون 2012 تک مکمل ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ڈیم کا نام	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	ضلع	تحصیل
1	ڈھوک ہم ڈیم	250.754	چکوال	چکوال
2	ڈھوک جھنگ ڈیم	213.966	چکوال	چکوال
3	منڈی ڈیم	82.109	چکوال	چکوال
4	اُتھوال / لکھوال ڈیم	449.348	چکوال	چکوال
5	دھرابی ڈیم	383.294	چکوال	بلکسر
6	منوال ڈیم	98.070	چکوال	چکوال
7	اگہان ڈیم	509.602	جہلم	گوجر خان
8	پھلینہ ڈیم	117.621	راولپنڈی	گوجر خان
9	گڑھا اتم سنگھ ڈیم	165.075	جہلم	سوہاوہ
10	شاہ حبیب ڈیم	43.427	جہلم	جہلم
11	فتح پور ڈیم	57.130	جہلم	سوہاوہ

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ حکومت ان گیارہ ڈیمز کے علاوہ پوٹھوہار کے بارانی علاقوں میں مزید بارہ ڈیمز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جن میں سے اس وقت 8 ڈیمز زیر تعمیر ہیں۔ 2 ڈیمز کا PC-I منظور

ہو چکا ہے اور 1 ڈیم کا PC-II برائے فزیبلٹی منظور ہو چکا ہے جبکہ 1 ڈیم ناکافی فنڈز کی دستیابی کی وجہ سے شروع نہیں ہو سکا مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

صوبہ میں پانی چوری روکنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل

*2563: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ پنجاب میں نہری پانی چوری کو روکنے کے لئے محکمہ نے کیا کوئی نیا نظام وضع کیا ہے، اگر ہاں تو اس کی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

محکمہ انہار نے صوبہ پنجاب میں نہری پانی کی چوری روکنے کے لئے ایک مانیٹرنگ شعبہ جس کا نام Program Monitoring and Implementation Unit (پی ایم آئی یو) ہے بنایا ہے جس کی وساطت سے مندرجہ ذیل نظام متعارف کروایا ہے۔ یہ شعبہ پانی چوری کی روک تھام کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات روزانہ کی بنیاد پر کر رہا ہے۔ پنجاب میں پانی چوری کے حوالے سے مکمل تفصیلات برائے سال جنوری تا دسمبر 2013 اکٹھی کی گئی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	زونل آفس	پانی چوری کے کیسز جو پولیس کو بجھوائے	ایف آئی آر کا اندراج	گرفتاریاں
1	لاہور	13766	1858	655
2	فیصل آباد	7844	1182	100
3	ڈی جی خان	7183	846	144
4	بہاولپور	18479	1319	78
5	سرگودھا	5148	1500	486

6	ملتان	11776	450	1
7	کل تعداد کیسز	64196	7155	1464

محکمہ انہار پنجاب کے شعبہ پی ایم آئی یو نے ڈیٹا بیس مینجمنٹ اور اریگیشن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم تیار کیا ہے جس کا مقصد پانی کی ترسیل اور تقسیم کے نظام کو شفاف اور برابری کی سطح پر کرنا ہے۔اس کے علاوہ محکمہ انہار کی ویب سائیٹ بنائی گئی ہے جسے روزانہ کی بنیاد پر اَپ ڈیٹ کیا جاتا ہے۔

پی ایم آئی یو کا فیلڈ سٹاف روزانہ کی بنیاد پر نہروں کے ڈسچارج کی مقدار کی پیمائش کرتا ہے اور اس کی رپورٹ بذریعہ ایس ایم ایس ڈیٹا بیس کو بھجواتا ہے۔اِس ڈیٹا کی بنیاد پر پی ایم آئی یو روزانہ کی بنیاد پر پانی کی پیمائش سے متعلقہ رپورٹس کا اجراء ویب سائیٹ پر کرتا ہے۔

پانی چوری کی روک تھام کیلئے پی ایم آئی یو روزانہ کی بنیاد پر بغیر اطلاع دیئے موگہ جات کی فیلڈ مانیٹرنگ بھی کرتا ہے۔اِس ضمن میں دسمبر 2013 تک 1749 رپورٹس بابت پانی چوری اور توڑنے موگہ جات محکمانہ کارروائی کیلئے مجاز افسران کو بھجوائی گئی ہیں جس کی بنیاد پر ان افسران اور اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

پی ایم آئی یو کا فیلڈ سٹاف روزانہ کی بنیاد پر پانی کی چوری کے حوالے سے جو معلومات بذریعہ ایس ایم ایس ڈیٹا بیس میں مہیا کرتا ہے وہی معلومات کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے ذریعے متعلقہ افسران کو پہنچ جاتی ہیں جس سے پانی چوری کی بروقت روک تھام میں مدد ملتی ہے۔اِس ضمن میں دسمبر 2013 تک کی جانے والی 59392 پانی چوری کی رپورٹس بذریعہ ایس ایم ایس متعلقہ فیلڈ سٹاف کو بھیجی جاچکی ہیں۔

پی ایم آئی یو نے موگہ جات کی ترمیم کے سلسلے میں ایک منظم نظام وضع کیا ہے جس کی بدولت بغیر جواز کے موگہ جات کی ترمیم ناممکن بنی ہے اور محکمہ کی ملی بھگت کے ذریعے موگہ جات کی غیر قانونی ترمیم کرنے کا سدباب ہوا ہے۔

پی ایم آئی یو نے کسانوں کیلئے ایک کمپیوٹرائزڈ شکایات وصول کرنے کا نظام بنایا ہے جس کے ذریعے کسانوں کی ٹال فری نمبر پر شکایات وصول کی جاتی ہیں۔وزیرِاعلیٰ پنجاب اور چیف سیکرٹری پنجاب کی طرف سے محکمانہ / نہری نظام سے متعلق شکایات بھی وصول کی جاتی ہیں اور وصول کردہ شکایات کو

فوراً کمپیوٹرائزڈ نمبر لگا کر متعلقہ افسران کو فوری عملدرآمد کیلئے بذریعہ ای میل / فیکس / ڈاک بھجوایا جاتا ہے۔اِس سلسلے میں مورخہ دسمبر 2013 تک 220280 شکایات درج کی گئیں اور اُن میں سے 142867 شکایات کا ازالہ کر دیا گیا اور باقی ماندہ شکایات کے جلد تدارک کیلئے متعلقہ افسران کو باقاعدگی سے ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ پی ایم آئی یو ورلڈ بنک کے تعاون سے Real Time Flow Monitoring اور Decision Support System کے پراجیکٹس پر کام کر رہا ہے جس کا مقصد انسانی مدد کے بغیر موبائل ٹیکنالوجی کی مدد سے نہروں کے ہیڈ اور ٹیل پر پانی کی مقدار کی پیمائش اور خودکار نظام کی بدولت محکمہ انہار کے ڈیٹا بیس میں معلومات کو اکٹھا کرنا ہے جس سے پانی کی ترسیل کے نظام میں مزید شفافیت اور یکسانیت آئے گی اور پانی چوری کی روک تھام میں مدد مل سکے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

جہلم: احمد آباد کے مقام پر بنائے گئے بند کی مرمت کی تفصیلات

*2673: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے جہلم کے سیلاب سے بچنے کے لئے سال 1992 میں بمقام احمد آباد تحصیل پنڈ دادنخان و دیگر دیہات کو محفوظ کرنے کے لئے بند بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسلسل بارشوں اور دیگر موسمی حالات کی وجہ سے مذکورہ بند خستہ حالت ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر اس کی بروقت مرمت نہ کی گئی تو اس سے احمد آباد و دیگر دیہات سمیت موٹروے کے کافی حصہ کو خطرہ ہے؟

(د) کیا حکومت اس حفاظتی بند کی جلد از جلد مرمت یا تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) سال 1992 میں محکمہ ہذا کے تحت بمقام احمد آباد تحصیل پنڈ داد نخان کوئی بند نہ بنایا گیا ہے۔

(ب) جزو 'الف' میں جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

پنجاب کے دریاؤں کے پانی کی پیمائش کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2688: ڈاکٹر فرزانہ نذیر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے دریاؤں کے پانی کی پیمائش کا کیا طریقہ ہے؟

(ب) ان دریاؤں پر گیجز کو لگائے ہوئے کتنے سال ہو گئے ہیں؟

(ج) پنجاب میں جو دریا داخل ہوتے ہیں کیا کوئی ایسا نظام موجود ہے جو بتائے کہ کتنا پانی داخل ہو رہا ہے؟

(د) پنجاب میں جو دریا ہیں کیا ان کا کوئی سروے کیا گیا ہے کہ Maximum کتنا پانی Carry کر سکتا ہے؟

(ہ) جب سیلاب آتا ہے تو دریاؤں کی Capacity بڑھانے کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

(و) کس کس دریا کی Capacity بڑھائی گئی ہے تاکہ سیلاب سے بچاؤ کے لئے بند بنائے جائیں اور کہاں پر بند بنائے گئے؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) دریاؤں میں پانی کے بہاؤ (Discharge) کی پیمائش کیلئے مختلف اہم مقامات پر بہاؤ اور دریا کی گہرائی کے مطابق گیجز لگائی جاتی ہیں۔ ان گیجز سے ریڈنگ (Reading) حاصل کر کے پہلے سے بنائے گئے ڈسچارج ٹیبل سے پانی کے بہاؤ کی پیمائش کیوسک میں حاصل کی جاتی ہے۔

(ب) پنجاب میں دریائے سندھ طاس کے علاقے میں گیجز کو لگائے ہوئے سو سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔

(ج) پنجاب کے علاقے میں جو دریا داخل ہوتے ہیں۔ان کے بہاؤ کی پیمائش کے لیے بیراجز اور ہیڈورکس پر گیجز لگائی گئی ہیں۔اُن تمام مقامات پر جہاں پر ہیڈورکس نہیں ہیں وہاں پر بھی گیجز موجود ہیں۔ان تمام مقامات پر عملہ موجود ہے جو روزانہ کی بنیاد پر اور سیلاب کے سیزن کے دوران ہر گھنٹے کے بعد پانی کے بہاؤ کی پیمائش کرتا ہے۔

(د) دریاؤں پر ہیڈورکس کی تعمیر سے قبل متعلقہ مقام سے گزرنے والے پانی کا مکمل سروے کیا جاتا ہے اور پچھلے سو سال کی تاریخ کو مدِنظر رکھ کر ہیڈورکس کی Design Capacity کا تعین کیا جاتا ہے۔ دریائے سندھ، دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے راوی اور دریائے ستلج کی maximum capacity کا چارٹ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) سیلاب کے دوران دریاؤں کی Capacity بڑھانے کے لئے انتظامات کرنا ممکن نہیں ہے تاہم سیلابی پانی کو ہیڈورکس اور دیگر interventions کو نقصان پہنچائے بغیر گزارنے کے انتظامات کئے جاتے ہیں جن میں ہیڈورکس کے بریچنگ سیکشنز اور ریگولیشن کے آپریشن اور دیگر interventions پر stone dumping سے اُن کی حفاظت وغیرہ شامل ہے۔

(و) پنجاب میں دریائے چناب پر واقع خانکی، تریموں اور پنجند ہیڈورکس کے سیلاب کے پانی کی capacity بڑھائی جا رہی ہے۔ موجودہ اور مجوزہ capacities درج ذیل ہیں:

	موجودہ صلاحیت (کیوسک)	مجوزہ صلاحیت (کیوسک)
خانکی ہیڈورکس	800,000	11,00,000
تریموں ہیڈورکس	6,45,000	8,75,000
پنجند ہیڈورکس	700,000	8,65,000

خانکی ہیڈورکس پر کام شروع ہو گیا ہے جبکہ تریموں ہیڈورکس اور پنجند ہیڈورکس کے منصوبے ڈیزائن کے مراحل میں ہیں۔ نئے ڈیزائن میں بیراج اور اُس سے ملحقہ بندوں کو بھی مضبوط کیا جا رہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)</u>

ضلع قصور: تھمن راجباہ کو پختہ کرنے کی تفصیلات

***2742:جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) کیایہ درست ہے کہ مصطفیٰ آباد ضلع قصور میں تھمن راجباہ کچاہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ راجباہ سے پانی چوری کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے پانی ٹیل تک نہیں پہنچ پاتا؟

(ج) کیاحکومت پانی چوری کی روک تھام کرنے کے لئے تھمن راجباہ کوپختہ بنانے کاارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک، نہیں تواس کی وجوہات سے ایوان کوآگاہ کیاجائے؟

(تاریخ وصولی24 ستمبر2013تاریخ ترسیل24جنوری2014)

جواب

وزیرآبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ تھمن راجباہ کچاہے جبکہ آرڈی55تا66سائیڈلائیننگ موجود ہے۔

(ب) اس حدتک درست ہے کہ راجباہ تھمن سے کبھی کبھار پانی چوری ہوتا ہے مگر ٹیل پر پانی پہنچتا ہے۔پانی چوروں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہےاور تاوان بھی ڈالا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ نے پانی چوری کی روک تھام کرنے کیلئے تھمن راجباہ کوپختہ بنانے کاپراجیکٹ اسٹیمیٹ مبلغ 242.414ملین روپے کافریم کیاہےاوریہ پراجیکٹ PSDPفنڈزکے تحت تجویزکیاگیاہے۔لیکن فنڈزکی کمی کی بناء پرپراجیکٹ کی منظوری حاصل نہ ہوسکی۔البتہ موجودہ سالانہ بندی میں اس کے انتہائی کمزورکنارے تقریباً15لاکھ روپے کی مالیت سے پختہ کردیئے گئے ہیں اوراس سال ٹیلوں پرپانی کی کمی کاانشاء اللہ کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔

(تاریخ وصولی جواب10مارچ2014)

بی آربی لنک کینال ڈسکہ اورمرالہ راوی کینال اپرچناب سے ریت نکالنے کاٹھیکہ دینے کی دیگر تفصیلات

***2770:جناب محمد آصف باجوہ،ایڈووکیٹ: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔**

(الف) کیایہ درست ہے کہ قبل ازیں محکمہ انہار،بی آربی لنک کینال ڈسکہ اورمرالہ راوی کینال اپرچناب میں ہرسال دسمبر میں نہربندی کے دوران عوام کوریت نکالنے کاٹھیکہ دیتے تھے اورمحکمہ کو

لاکھوں روپے وصول ہوتے تھے اور نہر میں سے ریت نکال دی جاتی تھی جس سے نہر کا لیول ڈاؤن ہو جاتا تھا اور عوام کو سستے داموں ریت بھی میسر تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب گزشتہ چار سالوں سے نہر سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ نہیں دیا گیا۔ نہر کا Bed Level بلند ہو چکا ہے اور نہر کے کناروں کے اطراف والی زمین سیم زدہ ہو گئی ہے، لوگوں کی فصلیں خراب ہو رہی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ انہار دونوں نہروں میں سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے جس سے محکمہ کو لاکھوں روپے وصول ہوں گے اور عوام کو سستے داموں ریت بھی ملے گی اور نہر کے اطراف سے زمینیں بھی سیم زدہ ہونے سے بچ سکیں گی، کیا محکمہ فوری اس بابت ایکشن لینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 26 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 30 دسمبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) درست نہ ہے۔ محکمہ نے کبھی بھی بی آر بی کینال ڈسکہ، مرالہ راوی لنک کینال اور اپر چناب کینال کے بیڈ سے ریت نکالنے کا ٹھیکہ نہ دیا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا نہروں کا بیڈ لیول اپنے ڈیزائن سے پہلے ہی تقریباً ایک فٹ تک نیچا ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس میں سے مزید ریت نکالنے کی اجازت نہ دی جا سکتی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا جواب کی روشنی میں محکمہ کا ریت نکالنے کی اجازت دینے کا ارادہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پانی چوری کی تفصیلات

*2796: لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 87 ٹوبہ ٹیک سنگھ کا زیادہ رقبہ ترکھانی راجباہ اور مونگی راجباہ کی ٹیل پر واقع ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان دونوں راجباہوں میں غیر قانونی کٹس لگا کر یا موگوں کا سائز ضابطے کے خلاف بڑا کر کے پانی چوری کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا غیر قانونی موگوں کے ذریعے چوری کی وجہ سے ٹیل پر پانی بالکل نہیں پہنچتا جس سے حلقہ پی پی 87 نہری پانی سے عملاً محروم ہے اور کسان شدید مشکلات کا شکار ہیں؟

(د) حکومت مذکورہ بالا راجباہوں میں پانی چوری کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے نیز کیا ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 27 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 22 دسمبر 2013)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ راجباہ ترکھانی اور مونگی کے ٹیل کا رقبہ پی پی 87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واقع ہے۔

(ب) (i) ترکھانی راجباہ کی لمبائی mile30.61 ہے۔ راجباہ کی لمبائی زیادہ ہونے کی وجہ Head reach والے زمیندار موگہ جات توڑ کر پانی چوری کر کے ناجائز آبپاشی کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیلوں پر پانی کی کمی واقع ہوتی ہے۔ جس کی روک تھام کیلئے محکمہ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پولیس کارروائی عمل میں لاتا ہے اور تاوان بھی لگاتا ہے۔

(ii) مونگی راجباہ چونکہ صدر ایف او (کسان تنظیم) کے کنٹرول میں ہے۔ اس کے موگہ جات کی توڑ پھوڑ اور درستگی کی ذمہ داری صدر ایف او راجباہ مونگی کی ہے۔ صدر ایف۔ او پانی چوری کے کیسز مرتب کر کے ڈویژنل آفس کو ارسال کرتا ہے۔ اس پر بذریعہ ڈویژنل کینال آفیسر، لوئر گوگیرہ ڈویژن حسب ضابطہ کارروائی و نوٹس جاری کر کے تاوان لگایا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ Head reach پر پانی چوری ہوتا ہے۔ جس کیلئے محکمہ نے سول انتظامیہ کے ساتھ مل کر ایک ٹیم تشکیل دی ہوئی ہے۔ جو گاہے بگاہے موقعہ پر ریڈ کر کے ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لاتی ہے۔ اور ان کے خلاف پرچہ پولیس دیا جاتا ہے نیز پانی چوری کرنے والوں پر تاوان بھی لگایا جاتا ہے۔ محکمہ اور انتظامیہ کی کوششوں کی وجہ سے پانی چوری میں کافی کمی واقع ہوئی

ہے۔ جس کی وجہ سے اب ٹیلوں پر پانی کی فراہمی ممکن ہوئی ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پانی چوری کی روک تھام کیلئے پانی چوری کرنے والوں کے خلاف پرچہ پولیس اور تاوان کیس بنائے جاتے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔FIRs کے اندراج نہ ہونے اور اندراج شدہ FIRs پر کاروائی نہ ہونے کے متعلق محکمہ پولیس جواب دے سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

تھل کینال کی ری ماڈلنگ کی تفصیلات

*2810: جناب امیر محمد خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ قبل تھل کینال جو کہ میانوالی، لیہ، بھکر اور خوشاب کے اضلاع کو سیراب کرتی ہے اس کی Remodeling کی گئی تھی؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو کتنی نہر کی Remodeling کی گئی تھی، کتنی کی ابھی تک ہونا باقی ہے کیا حکومت باقی حصہ کی Remodeling کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 3 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) درست ہے، تھل کینال جو کہ اضلاع میانوالی، خوشاب، بھکر، لیہ اور مظفر گڑھ کے رقبہ جات کو سیراب کرتی ہے کی ری ماڈلنگ کی گئی ہے۔

(ب) تھل کینال کی ری ماڈلنگ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) تھل کینال جو کہ جناح بیراج نزد کالاباغ کے مقام سے دریائے سندھ کے بائیں کنارے سے نکلتی ہے کی ری ماڈلنگ از برجی 0 تا 157+662 ٹیل جو کہ تھل کینال مین لائن اپر کے نام سے موسوم ہے کی ری ماڈلنگ کی گئی ہے۔

(ii) تھل کینال مین لائن اپر کی ٹیل برجی 662+157 تھل کینال مین لائن لوئر کی 0 برجی شروع ہوتی ہے اور ٹیل 500+502 ختم ہوتی ہے۔ اس کینال کے حصے یعنی برجی نمبر 0 تا 500+68 کی ریماڈلنگ کی گئی ہے اور اس سے نیچے کا حصہ ٹیل تک باقی ہے۔ اس سلسلہ میں PIAIP CONSULTANTS کے تحت منصوبہ زیر تجویز ہے جو منظوری اور فراہمی فنڈز کے بعد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

پانی چوری روکنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*2976: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ آبپاشی نے پانی چوری روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) صوبہ میں پانی چوری کرنے والوں کے خلاف اس سال کل کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پانی چوری روکنے کے لئے کوئی بہتر اقدامات یا بہتر قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 27 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) نہری پانی چوری کی روک تھام کے لیے محکمہ آبپاشی کی جانب سے درج ذیل اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔

1۔ جناب چیف منسٹر پنجاب کے حکم پر پانی چوری روکنے کے لیے تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ کمشنر، سب ڈویژنل کینال آفیسر اور متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او پر مشتمل معائنہ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جن کا مقصد راجباہوں کی چیکنگ، پانی چوری کا سد باب اور پانی چوروں کو پکڑنا ہے۔

2۔ پانی چوری کی روک تھام کو مانیٹر کرنے کے لیے محکمہ آبپاشی میں "Programme Monitoring and Implementation Unit" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جسکے اہلکار راجباہوں پر patrolling کرتے ہیں اور پانی چوری کے وقوعات کی موجودگی پر رپورٹ دیتے ہیں جس پر محکمہ فوری عمل درآمد کرتے ہوئے عملہ فیلڈ کو ہدایات جاری کرتا ہے اور اس میں کوئی اہلکار ملوث ہو تو اس کے خلاف انضباطی کارروائی کی سفارش کرتا ہے۔ مزید برآں پانی چوری کی شکایت رجسٹر کرنے کے لیے ٹال فری نمبر دیا گیا ہے جس پر شکایت وصول ہوتے ہی فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔

3۔ اس کے علاوہ محکمہ کی جانب سے متعلقہ ایکسین، ایس ای اور چیف انجینئرز صاحبان بھی انتظامی طور پر پابند ہیں کہ وہ اپنی اپنی حدود میں راجباہوں کی اچانک چیکنگ کریں اور پانی چوری کی روک تھام کو یقینی بنائیں۔

(ب) پنجاب میں پانی چوری کرنے والوں کے خلاف جنوری 2013 تا دسمبر 2013 کے دوران جو مقدمات رپورٹ یا درج ہوئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	زونل آفس	پانی چوری کے کیسز جو پولیس کو بھجوائے	ایف آئی آر کا اندراج	گرفتاریاں
1	لاہور	13766	1858	655
2	فیصل آباد	7844	1182	100
3	ڈی جی خان	7183	846	144
4	بہاولپور	18479	1319	78
5	سرگودھا	5148	1500	486
6	ملتان	11776	450	1
	کل تعداد کیسز	64196	7155	1464

(ج) محکمہ کی جانب سے تجویز کیا گیا ہے کہ پانی چوری کی روک تھام کے لیے دفعہ نمبر 430 اور 378 پاکستان پینل کوڈ 1876 میں ترمیم کرتے ہوئے اس جرم کو ناقابل ضمانت بنایا جائے اور پبلک پراپرٹی کو نقصان پہنچانے کی صورت میں متعلقہ دفعہ کو بھی کارروائی میں شامل کیا جائے۔ اس جرم کو ناقابل ضمانت بنانے کیلئے کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 70 میں موجود جرمانے اور قید کی سزاؤں میں اضافے کی ترامیم بھی محکمہ ہذا میں زیر غور ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع ننکانہ صاحب: نالہ ڈیک کی لائننگ اور بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*3064: ملک ذوالقرنین ڈوگر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نالہ ڈیک جو کہ ضلع شیخوپورہ اور ضلع ننکانہ صاحب سے گزرتا ہوا سید والا کے مقام پر دریائے راوی میں گرتا ہے ضلع شیخوپورہ کی حد تک تو اس نالہ کی لائننگ اور وائڈننگ، کناروں پر پشتے بنا کر ٹھیک کیا گیا جس سے کافی بہتری آئی ہے، لیکن ضلع ننکانہ میں نالہ ڈیک کی لائننگ اور بہتری کو نظر انداز کیا گیا ہے جس کی وجہ سے حالیہ بارشوں اور سیلاب سے نالہ ڈیک نے بہت نقصان پہنچایا ہے جس سے نالہ ڈیک پر آباد سینکڑوں دیہات کی انتہائی قیمتی فصلات اور دیہات تباہ ہو گئے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ آبپاشی ڈیک نالہ کے بقیہ حصہ واقع ضلع ننکانہ کو بھی ضلع شیخوپورہ کی طرح مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 27 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) یہ درست ہے کہ نالہ ڈیک ضلع شیخوپورہ اور ضلع ننکانہ صاحب سے گزر کر دریائے راوی میں گرتا ہے۔ اس کا بالائی حصہ (Upper Reach) آر۔ڈی 000+362 سے Source تک زیر انتظام رچنا ڈرینج ڈویژن شیخوپورہ لاہور زون میں واقع ہے۔ جبکہ زیریں حصہ آر

ڈی000+0تا000+362فیصل آباد ڈرینج ڈویژن فیصل آباد (فیصل آباد زون) سے متعلقہ ہے اس حصہ میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کوئی مرمتی کام نہ ہوا ہے جس سے اس میں بہتری آسکے۔

(ب) نالہ ڈیک کے متعلقہ حصہ کی ناگفتہ بہ حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے سروے جاری ہے اور جلد ہی اس مسئلہ کے سدّباب کیلئے ایک سکیم کا پی سی ٹو اور پی سی ون تیار کیا جائے گا اور بعد از منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع سرگودھا: منظور شدہ پانی کی فراہمی کی تفصیلات

*3219: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 45 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا ایک گنجان آباد آبادی ہے جسکا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک 45 کو سیراب کرنے والی راجباہ ٹیل پر آتی ہے اور پچھلے کافی سالوں سے یہ راجباہ پانی کی کمی کا شکار ہے؟

(ج) کیا حکومت اس چک کے رہائشیوں کو پانی کا منظور شدہ کوٹہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 فروری 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ چک 45 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا ایک گنجان آباد آبادی ہے جس کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ چک 45 جنوبی کا کچھ حصہ موگہ نمبر TR/61574 ٹیل ملکے برانچ سے سیراب ہوتا ہے۔ راجباہ کو منظور شدہ ڈسچارج کے مطابق پانی فراہم کیا جاتا ہے (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) راجباہ کی ٹیل پانی کی کمی کا شکار نہ ہے۔

(ج) چک 45 جنوبی کے آب نوشان کو منظور شدہ کوٹہ کے مطابق پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع سرگودھا: بہک راجباہ کو پختہ کرنے کی تفصیلات

*3227: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہک راجباہ سرگودھا ضلع کے کافی چکوک کو سیراب کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہک راجباہ کا چک 71 شمالی والا حصہ نہایت کمزور ہے اور کنارے کمزور ہونے کی وجہ سے آئے دن اس راجباہ میں شگاف پڑ جاتا ہے، جس سے پانی اور فصلیں ضائع ہوتی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس راجباہ کو پختہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 فروری 2014)

جواب

وزیر آبپاشی

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ بہک راجباہ ضلع سرگودھا کی حدود میں واقع کافی چکوک کے رقبہ جات کو سیراب کرتی ہے۔ بہک راجباہ سے سرگودھا تحصیل کے چک نمبر 70 شمالی، 71 شمالی ریمونٹ ڈپو دھریمہ چک 74 شمالی، 75 شمالی، 81 شمالی، 82 شمالی، 91 شمالی، 93 شمالی موضع بہک و سکندرپور کے رقبہ جات 18199 ایکڑ سیراب ہوتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ بہک راجباہ از برجی 6 تا 13 برجی جو کہ چک نمبر 71 شمالی کے نزدیک سے گزر رہا ہے، کے کنارے کمزور ہیں اور نہ ہی یہاں دوران سال 2013 اور 2014 میں کوئی شگاف پڑا ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ راجباہ بہک کو پختہ کرنے کیلئے 104.78 ملین کے تخمینہ لاگت پر مشتمل PC-I بنایا گیا ہے جو مزید کارروائی کے لئے زیر غور ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر
11 مارچ 2014 | سیکرٹری

بروز جمعرات 13 مارچ 2014 محکمہ آبپاشی کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	ڈاکٹر سید وسیم اختر	82-83
2	جناب احسن ریاض فتیانہ	1078-1574
3	محترمہ راحیلہ انور	1355-1357
4	ملک احمد یار ہنجرا	1742
5	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	1815-2673
6	محترمہ حنا پرویز بٹ	1891
7	قاضی عدنان فرید	1909-2223
8	میاں طاہر	1969
9	محترمہ فائزہ احمد ملک	1973
10	جناب جمیل حسن خان	1999
11	محترمہ نگہت شیخ	2060-2563
12	سردار شہاب الدین خان سہیڑ	2082
13	مولانا محمد الیاس چنیوٹی	2091
14	میاں طارق محمود	2150
15	جناب احمد شاہ کھگہ	2201
16	سردار وقاص حسن موکل	2254
17	سید طارق یعقوب	2287

2311-2309	ڈاکٹر نوشین حامد	18
2688	ڈاکٹر فرزانہ نذیر	19
2742	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی	20
2770	جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ	21
2796	لفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان	22
2810	جناب امیر محمد خان	23
2976	محترمہ سعدیہ سہیل رانا	24
3064	ملک ذوالقرنین ڈوگر	25
3227-3219	چودھری فیصل فاروق چیمہ	26